



## سوال

(635) سکریٹ نوشی وغیرہ کرنے والے کی امامت

## جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

بجھوٹ الحلمیہ والا فتاویٰ کی فتویٰ کمیٹی کے سامنے وہ سوال آیا ہوا کہ عزت مآب جناب ڈایریکٹر جزل کی خدمت میں کبار العلماء کمیٹی کے سیکرٹری کی طرف سے (حوالہ نمبر 151/6) پیش کیا گیا تھا اور جس کی عبارت یہ ہے "نماز کا وقت ہو گیا تھا اور میں نے باجماعت نماز پا لی یعنی جب میں آگے بڑھا تو معلوم ہوا کہ امام ان لوگوں میں سے ہے سکریٹ نوشی کرتے یا سوکھہ استعمال کرتے ہیں جسے منظہ جناب میں "شمہ" کہا جاتا ہے یاد رخت قات کے پتوں کو یا ان سب چیزوں کو استعمال کرتے ہیں جب مجھے یہ معلوم ہوا تو میں نے اس امام کے ساتھ نماز پا کی۔ بجا تے انفرادی طور پر نماز پڑھ لی اور بعض نمازوں نے مجھے کہا تم نے یہ غلط کام کیا ہے کیا یہ واقعہ ہی میری غلطی تھی اور یہ جائز تھا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پا کرتا یا میرا الگ نماز پڑھنا درست تھا؟ اور یہ میں نے اجتناد کی بنیاد پر ایسا کیا اور میں نے الحمد لله تعالیٰ کے فضل کرم سے آج تک ان چیزوں میں سے بھی بھی کوئی چیز استعمال نہیں کی تو کیا جو شخص ان چیزوں کے استعمال کا عادی ہے وہ لوگوں کا امام بن کر نماز پڑھا سکتا ہے؟"

## الجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمة الله وبركاته!  
الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد!

کمیٹی نے اس سوال کا حسب ذیل جواب دیا : سکریٹ نوشی حرام ہے اور اس کے پیسے پر اصرار اور دوام بھیٹھی کرنا حرام ہے کیونکہ یہ خبیث چیزوں میں سے ہے اور خبیث چیزوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَخَرَقُوكُمْ عَلَيْهِمُ الْجَنَاحَاتُ ۱۰۷ ... سورة الاعراف

"اور وہ ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں"

سکریٹ اور تبا کو نوشی مضر صحت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

«لا ضرر ولا ضرار» (سنابن ماجد)

یعنی "کسی سے نقصان المحاوئہ کسی کو نقصان پہنچو۔"

جو شخص تبا کو نوشی میں مبتلا ہوا سے امام بن کر نماز پڑھانی چاہیے الیہ کہ مقتدی بھی اسی کی طرح یا اس سے بڑھ کر تبا کو نوشی کرنے والے ہوں لیکن یہ واقعہ تمہاری غلطی تھی جو تم



محدث فتویٰ  
جعیلیۃ الرحمۃ الہلالیۃ

نے ان کے ساتھ نماز بجماعت ادا کرنے کی بجائے الگ نماز پڑھی کیونکہ پانچوں نمازوں کو بجماعت ادا کرنا فرض ہے جس کا کتاب و سنت کے دلائل سے یہ ثابت ہے اور پھر جب تم نے امام کے تبا کو نوشی کی وجہ سے جماعت ترک کر دی تو واجب تھا کہ کسی دوسری جماعت کے ساتھ شامل ہو کر نماز ادا کرتے اور اگر حالات لیسے تھے کہ کسی دوسری جماعت کے ملنے کی امید نہ تھی تو پھر اس جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لیتیتا کہ فرض نماز بجماعت ادا ہوتی اور اولہ شرعیہ سے یہ ثابت ہے کہ گناہ گاروں کے پیچھے بھی نماز ہو جاتی ہے۔ (فتاویٰ کمیٹی)

حَمَدًا لِمَا عَنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

## **فتاویٰ اسلامیہ : جلد 1**

**صفحہ نمبر 511**

**محمد فتویٰ**